سیر و سوانح

محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۱۷)

[''سیر و سوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت ریطہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

نام و نسب

حضرت ریطہ مکہ میں مقیم عرب قبیلہ بنو تیم کے حارث بن جبیلہ (جبلہ: ابن عبد البر) کے ہاں پیدا ہوئیں۔ ابن اثیر نے ان کا نام رائطہ، ابن حجر نے رابطہ لکھا اور شاذ روایت میں ربطہ بتایا گیا ہے۔ بنو خزاعہ کی زینب بنت عبد اللہ ان کی والدہ تھیں۔ حضرت عمر کے رفیق سفر اور ان کے حکم پر حرم مکی کی حدود متعین کرنے والے حضرت صُبَیحہ بن حارث ان کے بھائی تھے۔ حضرت ابو بکر حضرت ریطہ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

حضرت ریطہ کا بیاہ حضرت حارث بن خالد سے ہوا۔ وہ بھی بنو تیم سے تھے، تیسرے جد عامر بن کعب پر ان کا سلسلۂ نسب حضرت ریطہ کے شجرے سے جا ملتا ہے۔ عامر حضرت ریطہ کے بھی پردادا تھے۔ تیم بن مرہ دونوں کے چھٹے جد تھے۔

بنو تیم کے نمایاں افراد

بنو تیم قریش کی ایک شاخ تھی۔ زمانۂ جاہلیت میں عبد اللہ بن جدعان بنو تیم کے معزز سردار تھے جنھوں نے

عربوں کا مشہور معاہدۂ امن 'حلف الفضول' کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ قبائلی نظام میں خونی جھگڑے عام ہوتے ہیں۔ قتل وغارت کے مقتولوں اور زخمیوں کا خون بہا، تاوان اور دیتوں (اشناق) کی رقوم کا تعین کرنا بنو تیم بن مرہ کے سپرد تھا۔ تاوانوں کی رقوم وہی وصول اور جمع کرتے، متعلقہ مقدمات بھی انھی کے سامنے پیش ہوتے اور انھی کا فیصلہ نافذ ہوتا۔ حضرت ابو بکر جوان ہوئے تو یہ خدمت ان کو سونپی گئی۔ عہد رسالت میں حضرت ابو بکر کے علاوہ حضرت عبداللہ بن ابو بکر، ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ بنو تیم کی نمایاں شخصیات رہیں۔ کمانڈر عبید اللہ بن معمر کا تعلق بھی بنو تیم سے تھا۔

ظہور اسلام کے بعد بنو تیم تمام بلاد اسلامیہ میں پھیل گئے اور اب یمن، کویت، عراق، شام، مصر، صومالیہ، مراکش، الجزائر اور موریطانیہ میں ان کی نسلیں آباد ہیں۔

قبول اسلام

حضرت ریطہ اپنے شوہر حضرت حارث کی طرح ابتداے اسلام میں ایمان لے آئیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ہجرت حبشہ

۵/ نبوی: مکہ کے نادار اور کم زور مسلمانوں پر مشرکین کا تشدد حد سے بڑھ گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ ہجرت کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت ریطہ بنت حارث اپنے شوہر حضرت حارث بن خالد کے ساتھ حضرت جعفر بن ابو طالب کی قیادت میں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے دوسرے قافلے میں شامل ہوئیں۔

قیام حبشہ کے دوران میں حضرت ریطہ کا انتقال ہو گیا (ابن ہشام، ابن اثیر)۔ ایتھوپیا کے قصبے نجاش (Negash) کی شارع صحابہ پر پانچ صحابیات کی قبریں اب بھی موجود ہیں، لیکن حضرت ریطہ کی قبر کی شناخت ممکن نہیں۔

اولاد

حبشہ میں حضرت ریطہ بنت حارث کے ہاں چار بچے ہوئے: موسیٰ، عائشہ، زینب اور فاطمہ (ابن ہشام، ابن عبد البر)۔ یہ چاروں حبشہ میں انتقال کر گئے۔ ابن اثیر نے دو بچوں عائشہ اور زینب کے نام لیے ہیں اور ابن حجر نے موسیٰ اور عائشہ کی پیدایش کا ذکر کیا ہے۔

دوسری روایت کے مطابق حبشہ سے مدینہ واپسی کے سفر میں ایک گھاٹ پر کنبے نے پانی پیا جو زہر آلود تھا۔ بس بھرے پانی نے تمام بچوں کی زندگی کا چراغ گل کر دیا، لیکن حضرت حارث بچ گئے۔ ابن اسحٰق اور ابن سعد کہتے ہیں: موسیٰ کا انتقال حبشہ میں ہوا، حضرت ریطہ، عائشہ اور زینب کی وفات زہریلا پانی پینے سے ہوئی اور فاطمہ کی زندگی بچ گئی۔ ابن حجر کے مطابق موسیٰ نے حبشہ میں وفات پائی اور حضرت ریطہ نے مدینہ کے سفر میں انتقال کیا۔ ابن ہشام کی دوسری روایت کے مطابق حضرت ریطہ، موسیٰ، عائشہ اور زینب کی جانیں آب مسموم نے لیں اور فاطمہ بچ گئی۔ ابن عبد البر کا بھی یہی کہنا ہے۔

حبشہ سے واپسی

حضرت ریطہ کے شوہر حضرت حارث بن خالد ۷ھ میں بیوی بچوں کے بغیر تن تنہا مدینہ پہنچے۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحٰق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، Wikipedia۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ

حسب و نسب

مرہ بن کعب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھٹے جد تھے۔ کلاب، تیم اور یقظہ، ان کے تین بیٹے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی بن ابو طالب، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت ابو سفیان، قریش کی جمعیت کو منظم کر کے کعبہ کا انتظام سنبھالنے والے قصی بن کلاب کی اولاد میں ہوئے۔

حضرت خالد بن ولید یقظہ کی اولاد میں سے تھے۔

تیم بن مرہ کے دو بیٹوں سعد اور احب میں سے صرف سعد کی اولاد ہوئی۔ سعد کے پوتے عمرو بن کعب کے تین بیٹے عامر، عثمان اور جُدعان ہوئے۔

عامر کی اولاد میں حضرت ابو بکر (ابو بکر بن ابو قحافہ بن عامر)، ان کی والدہ حضرت ام الخیر (سلمیٰ بنت صخر بن عامر)، حضرت حارث بن خالد (حارث بن خالد بن صخر بن عامر) اور حضرت ریطہ (ریطہ بنت حارث بن

جبیلہ بن عامر) پیدا ہوئے۔

عمرو بن کعب کے دوسرے بیٹے عثمان کی اولاد میں حضرت طلحہ (طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان) اور حضرت عمرو (عمرو بن عثمان) ہوئے۔ اس طرح حضرت عمرو بن عثمان حضرت طلحہ کے چچا ہوئے۔

عمرو بن کعب کے تیسرے بیٹے جدعان کی نسل میں زمانۂ جاہلیت میں بنو تیم کے معزز سردار عبد اللہ بن جدعان نے جنم لیا جن کے گھر پر عربوں کا مشہور معاہدۂ امن 'حلف الفضول' طے پایا۔

معمر بن عثمان اور عمیر بن عثمان حضرت عمرو کے سگے بھائی تھے، بنولیث کی ہالہ بنت بیاع ان کی والدہ تھیں۔ عبید اللہ بن عثمان اور معاذ بن عثمان کو حضرت عمرو کی سوتیلی والدہ ہالہ بنت عبد الدار نے جنم دیا۔ امہ بنت عبد شمس زہیر بن عثمان کی والدہ تھیں۔ ابو المطاع بن عثمان بھی حضرت عمرو کے سوتیلے بھائی تھے۔ مصعب زبیری نے حضرت عمرو اور ابو المطاع کے نام نہیں لیے، جب کہ ابن حزم نے زہیر کا ذکر نہیں کیا۔ ممکن ہے کہ ابو المطاع اور معاذ ایک ہی شخصیت ہوں، کیونکہ دونوں کے بارے میں الگ الگ روایت میں بتایا جاتا ہے کہ وہ زمانۂ جاہلیت میں عکاظ کے مقام پر لڑی جانے والی چوتھی جنگ فجار میں کام آئے۔ بلاذری نے حضرت عمرو کے دو بھائیوں عبد الرحمٰن بن عثمان اور زہرہ بن عثمان کا ذکر کیا اور بتایا ہے کہ زہرہ پہلوان تھے۔ زہرہ اور زہیر ایک فرد کے دو نام ہو سکتے ہیں، کیونکہ اختلاف روایت سے نام تبدیل ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت عمرو بن عثمان کے والد کو 'شارب الذہب' کہا جاتا تھا، کیونکہ وہ شراب میں سونا یا موتی گھول کر پیتا تھا۔ ان کے دادا کا نام عمرو بن کعب تھا۔ تیم بن مرہ جن سے قریش کی شاخ بنو تیم منسوب تھی، ان کے پانچویں جد تھے۔

حضرت عمرو بن عثمان مکہ میں پلے بڑھے۔ اللہ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا تو انھوں نے آپ کی دعوت ایمان پر فی الفور لبیک کہا۔

ہجرت حبشہ

حضرت عمرو بن عثمان ہجرت ثانیہ میں حبشہ گئے۔

حبشہ سے مدینہ کا سفر

ابن ہشام نے حضرت عمرو بن عثمان کو مہاجرین حبشہ کے اس زمرے میں شمار کیا ہے جو نجاشی کی مہیا کشتیوں میں سوار نہ ہوئے اور جنگ بدر کے بعد کسی وقت مدینہ پہنچے، اس زمرہ میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں جن کا رجوع

حضرت عبد اللہ بن جعفر کی آمد کے بعد ہوا۔ بلاذری کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عثمان حضرت عبد اللہ بن جعفر کی واپسی سے پہلے مدینہ چلے آئے۔ ابن اثیر نے انھیں حضرت عبد اللہ بن جعفر کے قافلے کا ہم سفر بتایا ہے۔

غزوات

عہد رسالت کے کسی غزوہ و سریہ میں حضرت عمرو بن عثمان کی شرکت کا ذکر نہیں کیا گیا۔

عہد فاروقی

۱۳ تا ۱۶ شعبان ۱۵ھ (۱۶ تا ۱۹ نومبر ۶۳۶ء: ابن اسحٰق)۔ ۱۴ھ (طبری، ابن اثیر، ابن کثیر): جنگ قادسیہ عہد خلافت راشدہ کا اہم معرکہ ہے جس میں جیش اسلامی کو شان دار فتح حاصل ہوئی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص کی قیادت میں تینتیس ہزار پر مشتمل مسلم فوج دو لاکھ کے ایرانی لشکر پر غالب آئی۔ ایرانی فوج میں ساٹھ ہزار گھڑ سوار، ساٹھ ہزار پیادے، تیس ہاتھی اور اسی ہزار خدمت گار تھے۔ رستم بن فرخ جنگجو ایرانی دستوں کا سپہ سالار تھا۔ ایران کی اعلیٰ عسکری قیادت مسلمانوں کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچی اور خسروی دور کا زوال شروع ہوا۔ جنگ قادسیہ فتح ایران میں بہت اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ اسی کے نتیجے میں فتح مدائن کی راہ کھلی اور مسلمانوں نے ایرانی دار الحکومت پر قبضہ کر کے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی پوری کر دی۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

وفات

جنگ قادسیہ چار روز جاری رہی۔ پہلے دن (یوم ارماث) پانچ سو اہل ایمان نے جام شہادت نوش کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے نماز فجر کے بعد ان کی تدفین کرائی۔ دوسرے دن (یوم اغواث) ہونے والے معرکہ میں دس ہزار ایرانی مارے گئے، جب کہ مسلمان شہدا کی تعداد دو ہزار رہی۔ علی الصبح انھیں سپرد خاک کیا گیا۔ تیسرے دن (یوم عماس) اور چوتھی رات (لیلۃ الھریر) کی صبح (یوم قادسیۃ) فیصلہ کن جنگ ہوئی، جس میں چھ ہزار مسلمان مقام شہادت پر فائز ہوئے۔ ایرانی سپہ سالار رستم مارا گیا، میدان جنگ میں موجود تیس ہزار ایرانی فوجیوں میں سے بمشکل تیس بچ پائے، باقی موت کے سفر پر روانہ ہوئے۔ جنگ قادسیہ کے ان ہزاروں شہدا میں حضرت عمرو بن عثمان بھی شامل تھے، رتبۂ شہادت حاصل کرنے کے بعد وہ قادسیہ ہی میں پیوند خاک ہوئے۔

اولاد

حضرت عمرو بن عثمان کی کوئی اولاد نہ تھی۔

روایت

حضرت عمرو بن عثمان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی گئی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحٰق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، نسب قریش (مصعب زبیری)، جمہرۃ انساب العرب و اخبارھا (زبیر بن بکار)، جمل من انساب الاشراف (بلاذری)، جمہرۃ انساب العرب (ابن حزم)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)، تاریخ اسلام (اکبر شاہ نجیب آبادی)، Wikipedia۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com